السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جناب حافظ صاحب بندہ آپ کے "الحدیث کا مطالعہ کرتا ہے الحمد للہ آپ خوب محنت شاقہ سے اس کا اصدار کرتے ہیں، اللہ تعالی اس کو قائم ودائم رکھے۔ آمین

پچھلے دنوں ہمارے ایک محسن ڈاکٹر طاہر حسین جو ہمارے قریب ہی ٹیکسٹائل یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ طاہر القادری کی کتاب انٹرنیٹ پر انھوں نے دی ہے۔ جس کا نام منہاج السوی انھوں نے رکھا ہے اور اس کے اندر رفع الیدین کی احادیث کو توڑ مروڑ کے ذکر کیا ہے تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ ان کا جواب مطلوب ہے تو الحمد للہ کوشش کرنے کے بعد کتاب نورالعینین مل گئی جس میں مطلوبہ جواب بھی حاصل ہوگئے مگر ایک دلیل جو انھوں نے 114 نمبر پر ذکر کی ہے جس کا متن یہ ہے:

عَن ابن عَبّاس أنہ قَالَ: اَلعشرة الّذِین شہد لَہم رَسُول اللہ صلی اللہ عَلَیہِ وَسلم بِالجَنّة مَا کَانُوا یرفعون أیدیہم إِلاّفِی افتِتاح الصَّلَاة، قال السمرقندی: وخلاف ہولاء الصحابة قبیح"

اس کی تخریج انھوں نے کی ہے اخرجہ السمرقندی فی تحفة الفقہاء (1/132-133)

والکاسانی فی بدائع الصنائع (1/207) والعینی فی عمدة القاری شرح صحیح البخاری (5/272)

تو نورالعین میں تلاش کرنے سے اس کا جواب نہیں مل سکا لہٰذا معذرت سے آپ کو تکلیف دی جاتی ہے کہ اس اثر کی پوری تحقیق کر کے بندہ کو ارسال کردیں۔ جوابی لفافہ ساتھ ہے اور اگر پہلے یہ آپ کی نظر سے نہیں گزری تو الحدیث میں بھی اس کو تحریر کریں تاکہ باقی قارئین الحدیث بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ جزاکم اللہ خیرا فی الدنیا والاخرة

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشہور ثقہ امام عبداللہ بن المبارک المروزیؒ نے فرمایا:

"«الإسناد من الدین، ولولا الإسناد لقال من شاء ما شاء»

اسناد دین میں سے ہیں (اور) اگر سند نہ ہوتی تو جس کے دل میں جو آتا کہتا۔

(صحیح مسلم۔ ترقیم دارالسلام: 32 ماہنامہ منہاج القرآن لاہور ج 20 شمارہ: 11 نومبر 2006 ص 22)

اس سنہری قول سے معلوم ہوا کہ بے سند بات مردود ہوتی ہے۔ ادارہ منہاج القرآن کے بانی محمد طاہر القادری صاحب اس کی تشریح میں "فرماتے" ہیں:

"پس روایت حدیث علم تفسیر اور مکمل دین کا مدار اسناد پر ہے۔ سند کے بغیر کوئی چیز قبول نہ کی جاتی تھی۔ (ماہنامہ منہاج القرآن ج 20 شمارہ: 11 ص 23)

اس تمہید کے بعد عرض ہے کہ علاء الدین محمد بن ابی احمد السمرقندی نے تحفة الفقہاء نامی کتاب میں لکھا ہے "

وَالصَّحِیحُ مذہبنا لما رُوِیَ عَن ابن عباس رضی اللہ عنہ أنہ قال: ان العشرة الذین بشر لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجنة ما کانوا یرفعون ایدیہم الا لافتتاح الصلوة
قال السمرقندي: وخلاف ہولاء الصحابة قبیح "

اور صحیح ہمارا (حنفی) مذہب ہے اس وجہ سے کہ جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: بے شک عشرہ بشرہ جنھیں رسول اللہ ﷺ نے جنت کی خوش خبری دی، وہ شروع نماز کے سوا رفع یدین کرتے تھے۔ سمرقندی نے کہا: اور ان صحابہ کی مخالفت بری (حرکت) ہے۔ (ج ا ص 132-133، دوسرا نسخہ ص 66-67)

سمرقندی کے بعد تقریباً یہی عبارت علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاسانی (متوفی 587ھ) نے بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع اپنی کتاب (ج ا ص 207) میں اور بدرالدین محمود بن احمد العینی (متوفی 855ھ) نے بحوالہ بدائع الصنائع اپنی کتاب عمدة القاری (ج 5 ص 272) میں نقل کر رکھی ہے۔ ملا کاسانی نے بدائع الصنائع کے شروع میں یہ اشارہ کردیا ہے کہ انھوں نے اپنے استاد محمد بن ابی احمد السمرقندی سے لیکر اپنی کتاب مرتب کی ہے۔ (ج 1 ص 2)

معلوم ہوا کہ اس روایت کا دارومدار سمرقندی مذکور پر ہے۔ سمرقندی صاحب 553 ہجری میں فوت ہوئے۔ دیکھئے معجم المولفین (ج 3 ص 67 ت 11750)

یعنی وہ پانچویں یا چھٹی صدی ہجری میں پیدا ہوئے تھے، فقیر محمد جہلمی تقلیدی نے انھیں حدیقہ شیم (چھٹی صدی کے فقہاء وعلماء کے بیان) میں ذکر کیا ہے (حدائق الحنفیہ ص 267)

سمرقندی مذکور سے لیکر صدیوں پہلے 67ھ میں فوت ہونے والے سیدنا عبداللہ بنعباس رضی اللہ عنہ تک کوئی سند اور حوالہ موجود نہیں ہے لہذا یہ رویت بے سند اور بے حوالہ ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

تنبیہ بلیغ: ایسی بے سند وبے حوالہ روایت کو "اخرجہ السمرقندي في تحفۃ الفقہاء "الخ" اس کی تخریج سمرقندی نے تحفۃ الفقہاء میں کی ہے کہ الخ کہہ کر سادہ لوح عوام کو دھوکا نہیں دینا چاہیے۔ لوگ تو یہ سمجھیں گے کہ سمرقندی کوئی بہت بڑا محدث ہوگا جس نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ اپنی کتاب تحفۃ الفقہاء میں نقل کر رکھی ہے۔ حالانکہ سمرقندی کا محدث ہونا ہی ثابت نہیں ہے بلکہ وہ ایک تقلیدی فقیہ تھا جس نے یہ روایت بغیر کسی سند اور حوالے کے "روی" کے گول مول لفظ سے لکھ رکھی ہے۔ اب عوام میں کس کے پاس وقت ہے کہ اصل کتاب کھول کر تحقیق کرتا پھرے۔!

عام طور پر غیر ثابت اور ضعیف روایت کے لیے صیغہ تمریض "روی" وغیرہ کے الفاظ بیان کئے جاتے ہیں، دیکھئے مقدمۃ ابن الصلاح مع شرح العراقی (ص 136 نوع 22)

لہذا جس روایت کی کوئی سند سرے سے ہی موجود نہ ہو اور پھر بعض الناس اسے "روی" وغیرہ الفاظ سے بیان کریں تو ایسی روایت موضوع 'بے اصل اور مردود ہی ہوتی ہے۔

سمرقندی وکاسانی کی پیش کردہ یہ بے سند وبے حوالہ روایت متن اور اصول روایت واصول درروایت کے لحاظ سے بھی مردود ہے۔

دلیل اول: امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ (متوفی 235ھ) فرماتے ہیں:

"حدثنا ہشیم قال اخبرنا ابوحمزۃ قال: رایت ابن عباس یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع"

ہمیں ہشیم نے حدیث بیان کی 'کہا: ہمیں ابو حمزہ نے خبر دی 'کہا: میں نے ابن عباس (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا آپ شروع نماز اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص 235 ح12431)

اس روایت کی سند حسن لذاتہ صحیح ہے۔ معلوم ہوا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بذات خود رکوع سے پہلے اور بعد والا رفع یدین کرتے تھے لہذا یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ انھوں نے رفع یدین کے خلاف کوئی روایت بیان رکھی ہو۔ من ادعی خلافہ فعلیہ ان یاتی بالدلیل

دلیل دوم: عشرہ مبشرہ میں سے اول صحابی سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کرتے تھے۔ دیکھئے امام بیہقی کی کتاب السنن الکبری (ج2ص 73)

وقال: "رواتہ ثقات" اس کے راوی ثقہ (قابل اعتماد) ہیں۔

تنبیہ: اس روایت کی سند بالکل صحیح ہے اور اس پر بعض الناس کی جرح مردود ہے۔ دیکھئے میری کتاب نور العینین فی مسئلۃ رفع الیدین (ص 119 تا 121)

دلیل سوم: سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے بھی رکوع سے پہلے اور بعد والا رفع یدین مروی ہے۔ دیکھئے نصب الرایہ (ج1ص 412) ومسند الفاروق لابن کثیر (ج1ص 165۔166)

وشرح سنن الترمذی لابن سید الناس (قلمی ج2ص 217) وسندہ حسن 'دیکھئے نور العینین (ص 195 تا 204) اس روایت کی سند حسن ہے اور یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح لغیرہ ھے۔

دلیل چہارم: سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ 'سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر عشرہ مبشرہ میں سے ایک صحابی سے بھی رکوع سے پہلے اور بعد والے رفع یدین کا ترک ممانعت یا منسوخیت قطعاً ثابت نہیں ہے،

تنبیہ: طاہر القادری صاحب نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ 'سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ترک رفع یدین کی تین روایات لکھیں ہیں۔ (المنہاج السوی طبع چہارم ص 228۔229 ح260،258۔ 261)

یہ تین رویات اصول حدیث کی رو سے ضعیف ہیں۔ دیکھئے نور العینین (ص 231۔234۔236)

ان میں سے پہلی روایت کے راوی محمد بن حنبلؒ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں: "ہذا حدیث منکر" یہ حدیث منکر ہے۔

(المسائل: روایۃ عبداللہ بن احمد ج1ص 242 ت327)

ابھی تک ماہنامہ الحدیث حضرو اور نور العینین کی محولہ تنقید وجرح کا کوئی جواب ہمارے پاس نہیں آیا۔ والحمد للہ

خلاصۃ التحقیق: محمد طاہر القادری صاحب کی مسئولہ روایت مذکورہ بے سند اور بے حوالہ ہونے کی وجہ سے بے اصل، باطل اور مردود ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔ (9/فروری 2007ء) (الحدیث: 35)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)